

# دُیدارِ الہی

مصنف  
اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب  
بریلوی

مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ۔ کراچی ۱  
فون: ۲۱۷۸۸۹، ۲۱۶۴۶۴



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



# دیدار الہی

تاریخی نام

منبر المذنب - لوصول الحبيب إلى العرش والروية

۱۳۲۱ھ

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین محمد رفیع الدین  
سیدنا امام احمد رضا قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
۱۲۷۲ھ ————— ۱۳۴۰ھ

ترتیب

حضرت علامہ مفتی محمد اشرف رضا قادری مصباحی

قاضی شریعت ادارہ شریعت، مہاراشٹر  
خطیب امام مسجد اشرفیہ، سنیش مارکیٹ، پٹن روڈ، ممبئی

دیباچہ تمام

قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی خطیب نیو میمن مسجد بولٹن مارکیٹ کراچی

مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ کراچی ۱۶۴۴۴  
۲۱۷۸۸۹

## بفیض روحانی

امام العلماء راس الفقہاء تاج العرفاء نائب غوث اعظم  
شہزادہ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ الحاج الشاہ ابوالبرکات آل رحمن  
محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دیدار الہی

نام کتاب

المنبہ المنیہ لوصول الحبیب الی العرش والرفیع

اسم تاریخی

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین مجدد اعظم  
سیدنا امام احمد رضا قادری برکاتی فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ

تصنیف

حضرت علامہ مفتی محمد اشرف رضا قادری مصباحی

ترتیب

قاضی شریعت ادارہ شرعیہ، مہر اشتر  
خطیب و امام مسجد اشرفیہ، منیش مارکیٹ، پٹن روڈ، ممبئی

تعداد :

۱۱۰۰

تاریخ اشاعت : بار اول، ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ ۱۴ اگست ۱۹۹۷ء

رضویہ پبلی کیشنز کراچی

طابع :

۲۴

صفحات :

قیمت :

پیشکش : نبیرہ صدر الشریعہ مولانا حافظ قاری مصطفیٰ سرور اعظمی

# اِبْتِلَیَّہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ  
اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی  
اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ کُلَّمَا ذَکَرْتُمْ الدَّاکِرُونَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی  
سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ  
ذَکْرِہُمْ الْغَافِلُونَ۔

اے اللہ رب العزت تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب و محبوب باعثِ ایجادِ عالم  
عالم ماکان وما یكون، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، سید المرسلین خاتم النبیین  
سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و صحبہ و بارک و سلم کو اپنی ذات  
وصفات کا مظہر بنایا۔ ہر عیب و نقص سے پاک و منزہ پیدا کیا۔ خزانۂ قدرت کی  
کنجی و اختیار عطا فرما دیا۔ قاب قوسین او ادنیٰ کا قرب عطا فرمایا۔ مازاغ البصر  
و ما طغی کہر کہر بے حجاب دیدار کرایا۔ شرف ہم کلامی عطا فرمایا ف اوحی الی عبدہ ما وحي  
کہکھ اس بات کی طرف اشارہ فرمایا۔

معجزاتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و بارک و سلم میں معجزۂ معراج کو  
خصوصی مقام حاصل ہے اس سلسلہ میں کچھ لوگ غیر ضروری باتوں کے ذریعہ مسلمانوں  
کو تذبذب اور شک میں ڈالنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اس لئے یہ واضح کر دینا  
ضروری ہے کہ واقعہ معراج و اسرار یعنی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے  
ساتوں آسمان اور کرسی و عرش تک بلکہ بالائے عرش رات کے خفیف سہمہ میں بکھر  
معجم تشریف لے گئے اور وہ قرب حاصل ہوا کہ کسی بشر و ملک کو کبھی نہ حاصل ہوا  
نہ ہو، اور جمال الہی بچشم سر دیکھا اور کلام الہی بلا واسطہ سنا اور تمام ملکوت السموات



والارض کو بالتفصیل ذرہ ذرہ ملاحظہ فرمایا یہی جمہور المسنت و جماعت کا عقیدہ ہے  
امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت جبل الاستقامت سند العرب افتخار العجم  
واصف شاہ ہدیٰ سیدنا امام احمد رضا قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه  
عنانے احادیث مبارکہ، آثار صحابہ، اقوال تابعین، وائمتہ مجتہدین اور صالحین  
سے مبرہن و مدلل رسالہ بنام تاریخی، ”منہجہ المنیۃ لوصول الحبیب الی  
العرش والرویت“، تحریر فرمایا جس کے مطالعہ کے بعد کسی طرح کا شک و تذبذب  
باقی نہیں رہتا۔ اس رسالہ کی اشاعت میں جناب صالح محمد صاحب رضوی عرف  
پیر جی کی تحریک پر جناب حکیم محمد سلیم صاحب رضوی اورنگ آبادی نے تعاون  
فرمایا۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی خدمات دینیہ کو قبول فرمائے۔ انھیں اور ہم سب کو  
اشاعت سنیت کی توفیق عطا فرمائے آمین یا رب العالمین بجاہ حبیبہ اشرف  
المسلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم الف الف مرۃ فی  
کل لحظۃ ولحۃ

## عَبْدُ الْمُصْطَفٰ

محمد اشرف رضا قادری مصباحی

مفتی وقاضی ادارۃ شرعیہ، مہاراشٹر، بمبئی

خطیب و امام مسجد اشرفیہ، منیش مارکیٹ، پلٹن روڈ، بمبئی۔ ۴۰۰۰۰

۷ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۵ھ ۱۲ نومبر ۱۹۹۴ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شرب معراج نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کا اپنے رب کو دیکھنا کس حدیث سے ثابت ہے؟ بینوا توجروا۔  
الجواب

## الاحادیث المرفوعة

① امام احمد اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی  
قال قال رسول الله صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فرماتے ہیں میں نے  
الله تعالى عليه وسلم رأيت اپنے رب عز وجل کو دیکھا۔  
رجاء عز وجل

امام جلال الدین سیوطی خطا نص کبریٰ

اور علامہ عبدالرؤف مناوی یسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں یہ حدیث مستحکمہ  
② ابن عساکر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لأن الله اعطى موسى الكلام بيشك الله تعالى في موسى عليه الصلاة والسلام  
واعطاني الروية لوجهي وفضلتي كودولت كلام نبشي اور مجھے اپنا دیدار عطا فرمایا  
بالمقام المحمود والحوض المورود کو شفاعت کبریٰ وحوض کوثر سے فضیلت نبشی۔

③ وہی محدث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی  
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فرماتے ہیں میں نے  
تعالى عليه وسلم قال لي ربی میں مجھے میرے رب عز وجل نے فرمایا

نحلت ابراہیم خلقتی وکلمت موسیٰ  
تکلیما واعطیتک یا محمد کفاحا۔

فی مجمع البحار کفاحا  
ای مواجہۃ لیس بینہما حجاب  
ولا رسول۔

میں نے ابراہیم کو اپنی دوستی دی اور موسیٰ  
کلام فرمایا اور تمہیں اے محمد مواجہۃ بخشاکہ بے  
پردہ حجاب تم نے میرا جمال پاک دیکھا۔  
مجمع البحار میں کفاحا کی یوں تشریح کی  
گئی ہے کہ رب تعالیٰ نے اپنے محبوب کو ایسا  
مواجہۃ بخشاکہ درمیان میں نہ کوئی پردہ  
حائل اور نہ کسی پیغام بر کا واسطہ تھا۔

③ ابن مردویہ حضرت اسماعیل بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی  
یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سدرۃ المنتہی کا وصف بیان فرماتے تھے  
میں نے عرض کی یا رسول اللہ حضور نے اس  
کے پاس کیا دیکھا فرمایا مجھے اس کے پاس  
دیدار ہوا۔  
سمعت رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو یصف  
سدرۃ المنتہی (وذكر الحديث  
الى ان قالت) فقلت يا رسول الله  
ما رأيت عندها قال رأيت عند  
یعنی سربہ۔

## آثار الصحابة

① ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی  
ہم بنی ہاشم اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ بیشک محمد  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دوبار دیکھا  
اما نحن بنو ہاشم فقول  
ان محمد راى ربہ مرتین

② ابن اسحاق عبداللہ بن ابی سلمہ سے راوی  
یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ  
ان ابن عمر رسل الی



۷

ابن عباس یسئلہا هل رأى  
محمد صلى الله تعالى عليه وسلم  
ربه؟ فقال نعم۔

(۳) واللفظ للطبرانی عن ابن  
عباس قال نظر محمد الى ربه؛  
قال عكرمه، فقلت له، نظر محمد  
الى ربه؟ قال نعم، اجعل الكلام  
لموسى والخلة لابراهيم والنظر  
لمحمد صلى الله تعالى عليه وسلم  
(زاد الترمذى) فقد رأى  
ربه مرتين۔

تعالى عنہا نے حضرت عبداللہ ابن عباس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کرا بھیجا  
کیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے  
رب کو دیکھا؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔  
یعنی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ  
تعالى عنہما نے فرمایا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔ عکرمہ ان کے  
شاگرد کہتے ہیں۔ میں نے عرض کی کیا محمد  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟  
فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کیلئے کلام اور  
ابراہیم کیلئے دوستی اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کیلئے دیدار اور بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دوبار دیکھا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ امام نسائی اور امام ابن خزمیہ و حاکم

ذہبی کی روایت میں ہے۔

کیا ابراہیم کیلئے دوستی اور موسیٰ کیلئے  
کلام اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے دیدار  
ہونے میں تمہیں کچھ اجنبی ہے۔

واللفظ للبيهقي تعجبون  
ان تكون الخلة لابراهيم والكلام  
لموسى والروية لمحمد صلى الله  
تعالى عليه وسلم۔

حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔ امام قسطلانی و زرقانی نے فرمایا اسکی سند جید ہے

(۴) طبرانی معجم اوسط میں راوی  
عن عبد الله بن عباس  
انما كان يقول ان محمد صلى الله

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ  
تعالى عنہما فرمایا کرتے بیشک محمد صلی اللہ



تعالیٰ علیہ وسلم مراۓ رہا کرتا  
ہرۃ ببصرۃ و ہرۃ بفواجدہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے دو بار اپنے رب کو دیکھا  
ایک بار اس آنکھ سے اور ایک بار دل  
کی آنکھ سے۔

امام سیوطی و امام قسطلانی و علامہ شامی و علامہ زرقانی فرماتے ہیں اس  
حدیث کی سند صحیح ہے۔

⑤ امام الأئمہ ابن خزمیہ و امام بزار حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ان محمدًا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراۓ رہا عزوجل۔  
بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب  
عزوجل کو دیکھا۔

امام احمد قسطلانی و عبدالباقی زرقانی فرماتے ہیں اس کی سند قوی ہے۔

⑥ محمد بن اسحاق کی حدیث میں ہے۔

ان مروان سال ابوہریرۃ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہل سراۓ محمد  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رہا؟  
فقال نعم۔  
یعنی مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا محمد صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا فرمایا ہاں

## اخبار التابعین

① مصنف عبد الرزاق میں ہے۔

عن معمر عن الحسن  
البصری انہ کان یحلف باللہ لقد  
رأی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
سلم۔  
یعنی امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
قسم کھا کر فرمایا کرتے بیشک محمد صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔

② اسی طرح امام ابن خزمیہ حضرت عروہ بن زبیر سے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے بھوپھی زاد بھائی کے بیٹے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے ہیں روایت



کہ وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شبِ معراج دیدار الہی ہونا مانتے۔ واندہاں کان یشتد  
علیہ انکار ھذا اور ان پر اس کا انکار سخت گراں گذرتا۔ اھ ملتقطاً۔ یومیں۔

۳) کعب احبار عالم کتب سابقہ

۴) امام ابن شہاب زہری قرشی

۵) امام مجاہد مخزومی مکی۔

۶) امام عکرمہ بن عبداللہ مدنی ہاشمی

۷) امام عطاء بن رباح قرشی مکی، استاد امام ابو حنیفہ

۸) امام مسلم بن صبیح ابو الضحیٰ کوفی وغیرہم جمیع تلامذہ عالم قرآن جبرائیل رحمۃ اللہ علیہ

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی مذہب ہے۔

امام قسطلانی مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں اخر ج ابن حزمیہ عن عروۃ

بن الزبیر اثباتھا۔ وہی قال سائر اصحاب ابن عباس وجزیرہ کعب الاحبار

والزہری۔

## اقوال من بعدهم من ائمتہ الدین

امام خلال کتاب السنۃ میں اسحاق بن مروزی سے راوی حضرت امام احمد  
بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روایت کو ثابت مانتے اور اس کی دلیل فرماتے۔

قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے  
علیہ وسلم راٰ ربّی۔ میں نے اپنے رب کو دیکھا مختصراً

نقاشی اپنی تفسیر میں اس امام سند الانام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے راوی

انہ قال اقول بحديث  
یعنی انہوں نے فرمایا میں حدیث ابن

ابن عباس بعینہ راٰ ربی راہ

راہ راہ حتی انقطع نفسہ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو  
اسی آنکھ سے دیکھا دیکھا دیکھا یہاں



تک فرماتے رہے کہ سانس ٹوٹ گئی۔

امام ابن الخطیب مصری مواہب شریف میں فرماتے ہیں۔

جزہ بہ معمرہ اخرہن وهو  
قول الاشعری وغالب اتباعہ  
یعنی معمر بن راشد بصری اور ان کے سوا  
اور علماء نے اس پر جہنم فرمایا۔ اور یہی  
مذہب ہے اہل سنت امام ابو الحسن اشعری  
اور ان کے غالب پیروؤں کا

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض شرح شفاۃ امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔

الاصحہ الراجحہ انہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأى ربہ  
بعینہ سلسلہ حین اسریٰ بہ کما  
ذهب الیہ اکثر الصحابۃ۔  
مذہب اصح و راجح یہی ہے کہ نبی صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسریٰ اپنے  
رب کو بچشم سر دیدیکھا جیسا کہ جمہور صحابہ کرام  
کا یہی مذہب ہے۔

امام نووی شرح صحیح مسلم میں۔ پھر علامہ محمد بن عبدالباقی شرح مواہب میں فرماتے ہیں

الراجح عند اکثر العلماء انہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأى  
ربہ بعینہ سلسلہ لیلۃ المعراج۔  
جمہور علماء کے نزدیک راجح یہی ہے کہ  
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج  
اپنے رب کو انہی آنکھوں سے دیکھا۔  
ائمہ متاخرین کے جدا جدا اقوال کی حاجت نہیں کہ وہ حد شمار سے خارج ہیں  
اور لفظ اکثر العلماء کہ منہاج میں فرمایا کافی و مغنی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از کانپور محلہ بنگالی محل مرسلہ حامد علی خاں و کاظم حسین۔ ۱۱ محرم الحرام ۱۳۲۲ھ  
کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شب  
معراج مبارک عرش عظیم تک تشریف لے جانا علماء کرام و ائمہ اعلام نے تحریر فرمایا ہے  
یا نہیں؟ زید کہتا ہے یہ محض بھوٹ ہے اس کا یہ کہنا کیسا ہے؟ بینوا توجروا



## الجواد

بیشک علماء کرام ائمہ دین عدول ثقات معتمدین نے اپنی تصانیف جلیلہ میں اس کی اور اس سے زائد کی تصریحات جلیلہ فرماتے ہیں اور یہ سب احادیث ہیں۔ اگرچہ احادیث مرسل ہیں یا ایک اصطلاح پر معضل ہیں اور حدیث مرسل و معضل باب فضائل میں بالاجماع مقبول ہیں خصوصاً جبکہ ناقلین ثقات عدول ہیں اور یہ امر ایسا نہیں جس میں رائے کو دخل ہو۔ تو ضرور ثبوت سند پر محمول اور مثبت بنانی پر مقدم اور عدم اطلاع اطلاع عدم نہیں۔ تو جھوٹ کہنے والا محض جھوٹا مجازف فی الدین ہے۔

امام اجل سیدی محمد بوسیری قدس سرہ قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں ۷  
سَرَنَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْسَ لِاِلَى حَرَمٍ كَعَسَى الْبَدْرُ عِشِي دَاجٍ مِنَ الظُّلُمِ  
یا رسول اللہ حضور رات کو ایک تھوڑے سے حصے میں حرم مکہ معظمہ سے بیت الاقصیٰ کی طرف تشریف فرما ہوئے جیسے اندھیری رات میں چودہویں کا چاند چلے۔

وَبَيْتٌ تَرْتَقِي اِلَى اَنْ نَلْتَّ مَكَزِلَتَا مَنْ قَابَ قَوْسَيْنِ لَعَلَّ تَرْكٌ وَلَعَلَّ تَرْكٌ  
اور حضور اس شب میں ترقی فرماتے رہے یہاں تک کہ قاب قوسین کے منزل پہنچے جو نہ کسی پانی نہ کسی کو اس کی ہمت ہوئی۔

خَفَضْتُ كُلَّ مَقَامٍ بِالْإِضَافَةِ إِذْ نُودِيَْتَ بِالسَّعْيِ مِثْلَ الْمَفِيْدَةِ الْعَلَمِ  
حضور اپنی نسبت سے تمام مقام کو پست فرما دیا جب حضور رفع کیلئے مفرد علم کی طرح ندا فرمائے گئے۔

فَخَرَجْتَ كُلَّ فِخَارٍ غَيْرِ مُشْتَرِكٍ وَجُرْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرِ مُرَدَّحٍ  
حضور نے ہر ایسا فخر جمع فرمایا جو قابل شرکت نہ تھا اور حضور ہر اس مقام سے گذر گئے جس میں اوروں کا ہجوم نہ تھا یا یہ کہ حضور نے سب فخر بلا شرکت جمع فرما لئے اور حضور تمام مقامات سے بے مزاحم گذر گئے یعنی عالم امکان میں جتنے مقام ہیں حضور سب سے تنہا گذر گئے کہ دوسروں کو یہ امر نصیب نہ ہوا۔  
علامہ علی قاری اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔



ای انت دخلت الباب  
وقطعت الحجاب الى ان لم  
تترك غاية لساع الى السبق  
من كمال القرب المطلق الى جناب  
الحق ولا تترك موضع رقی وصعود  
وقیام وقعود لطالب رفعتی فی  
عالم الوجود بل تجاوزت ذلك  
الى مقام قاب قوسین او ادنی  
فاوحی الیک ربك ما اوحی۔

یعنی حضور نے یہاں تک حجاب طے  
فرماتے کہ حضرت عزت کے جناب میں  
قرب مطلق کامل کے سبب کسی ایسے کے  
لئے جو سبقت کی طرف دوڑے کوئی  
نہایت نہ چھوڑی اور تمام عالم وجود میں  
کسی طالب بلندی کیلئے کوئی جگہ عروج و ترقی  
یا اٹھنے بیٹھنے کی باقی نہ رکھی بلکہ حضور عالم  
مکان سے تجاوز فرما کر مقام قاب قوسین  
او ادنیٰ تک پہنچے تو حضور کے رب نے  
حضور کو وحی فرمائی جو وحی فرمائی۔

نیز امام ہمام ابو عبد اللہ شرف الدین محمد قدس سرہ ام القریٰ میں فرماتے ہیں۔  
وترقی بہ الى قاب قوسین وتلك السيادة القعساء  
حضور قاب قوسین تک ترقی ہوئی اور یہ سرداری لازوال ہے۔  
سُرَّتْ تَسْقُطُ الْاِمَانِي حَسْرِيْ دُونَهَا مَا وَرَافِعَتْ وَرَاءَ  
یہ وہ مقامات ہیں کہ آرزوئیں ان سے تھک کر گر جاتی ہیں ان کے اس طرف کوئی مقام  
ہی نہیں۔

امام ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی اس کی شرح افضل القریٰ میں فرماتے ہیں  
قال بعض لادئمة والمعارج  
ليلة الاسراء عشرة سبعة في  
السموات والثامن الى سدرة  
المنتهى والتاسع الى المستوى  
والعاشر الى العرش الخ

بعض ائمہ نے فرمایا شب اسراء میں معارج  
تھیں سات ساتوں آسمانوں میں اور  
آٹھویں سدرۃ المنتہیٰ نویں مستوی دیویں  
عرش تک۔

سیدی علامہ عارف باللہ عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حلیۃ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ



میں اسے نقل فرما کر مقرر رکھا۔

حيث قال قال شهاب المكي في شرح هزیه لبوصیدی عن بعض  
الائمة ان المعارج عشرة الى قوله والعاشرة الى العرش والروية۔

معراجیں دس ہیں دسویں عرش و دیدار تک۔

جب سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوا دی  
گئی کہ صبح و شام ایک ایک مہینگی راہ پر  
لیجاتی ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ  
وہ بارک وسلم کو براق عطا ہوا کہ حضور کو  
فرش سے عرش تک ایک لمحہ میں لے گیا  
اور اس میں ادنیٰ مسافت (یعنی آسمان  
ہضم سے زمین تک) سات ہزار برس کی  
راہ ہے۔ اور وہ جو فوق العرش سے مستوی  
ورفرف تک رہی اُسے تو خدا ہی جانے۔

نیز شرح ہمزیه امام مکی میں ہے۔  
لما اعطى سليمان عليه الصلوة  
والسلام السراج التي غل وهاشم  
ورواحها شهر اعطى نبينا صلى الله  
تعالى عليه والى وبارك البراق  
فجعله من الفرش الى العرش في  
لحظة واحدة واصل مسافة  
في ذلك سبعة آلاف سنة  
وما فوق العرش الى المستوي  
والرفرف لا يعلم الا الله تعالى  
اسی میں ہے۔

جبکہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دولت  
کلام عطا ہوئی ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کو ویسی ہی شب اسری ملی اور  
زیادت قرب اور چشم سر سے دیدار الہی۔  
اس کے علاوہ اور بھلا کہاں طور جس  
پر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مناجات  
ہوتی اور ما فوق العرش جہاں ہمارے  
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم سے

لما اعنى موسى عليه الصلوة  
والسلام الكلام اعطى نبينا صلى  
الله تعالى عليه والى وبارك و  
سلم مثله ليلة الاسراء و  
زيادة الدنو والروية بعين  
البصر وشتان ما بين جبل الطور  
الذى فوجى به موسى عليه الصلوة  
والسلام وما فوق العرش لذي



کلام ہوا۔

نوحی بن نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
والہ وبارک وسلم  
اسی میں ہے۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے  
جسم پاک کے ساتھ بیداری میں شب اسری  
آسمانوں تک ترقی فرمائی پھر سدرة المنتہی  
پھر مقام مستوی پھر عرش ورفرف و  
دیدار تک۔

رقیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
والہ وسلم بید نہ یقظتہ لیلۃ  
الاسراء الی السماء ثمری سدرة  
المنتہی ثمری المستوی ثمری العرش  
والرفرف والرویا

علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تعلیقات افضل القری  
میں فرماتے ہیں۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی  
معراج بیداری میں بدن وروح کے ساتھ  
مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک ہوتی پھر  
آسمانوں پھر سدرة پھر مستوی پھر عرش  
وررفرف تک

الاسراء صلی اللہ تعالیٰ  
والہ وبارک وسلم علی یقظتہ  
بالجسد والروح من المسجد  
الحرام الی المسجد الاقصی ثمر  
عرج بہ الی السموات العلی ثمر الی  
سدرة المنتہی ثمر الی المستوی  
ثمر الی العرش والرفرف

فتوحات احمد شرح الہمزئیہ للشیخ سلیمان الجمل میں ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و  
بارک وسلم کی ترقی شب اسرامیت المقدس  
سے ساتوں آسمان اور وہاں سے اس  
مقام تک ہے جہاں تک اللہ عزوجل  
نے چاہا مگر راجح یہ ہے کہ عرش سے آگے تجاوز نہیں فرمایا

رقیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم لیلۃ الاسراء من بیت المقدس  
الی السموات السبع الی حیث شاء  
اللہ تعالیٰ لکنہ لم یجاوز العرش  
علی الراجح۔



اسی میں ہے۔

معراج میں شب اسرار میں  
سات آسمانوں میں اور آٹھویں سدرہ  
نویں مستوی دسویں عرش تک مگر  
روایان معراج کے نزدیک تحقیق یہ ہے  
کہ عرش سے اوپر تجاوز نہ فرمایا۔

المعارج لیلة الاسراء  
عشرة سبعتنا فی السموات والثامن  
الی سدرۃ المنتهى والتاسع  
الی المستوی والعاشر الی العرش  
لکن لم یجاوز العرش کما هو  
التحقیق عند اهل المعارج۔

اسی میں ہے۔

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
والہ وبارک وسلم آسمان ہفتم سے گزے  
سدرہ حضور کے سامنے بلند کی گئی اس  
سے گذر کر مقام مستوی پر پہنچے پھر  
حضور عالم نور میں ڈالے گئے وہاں ستر  
ہزار پست نور کے طے فرماتے ہر پردے  
کی مسافت پانچ سو برس کی راہ پھر  
ایک ہنر بھونا حضور کیلئے لٹکایا گیا  
حضور اس پر ترقی فرما کر عرش تک پہنچے  
اور عرش سے ادھر گذر نہ فرمایا ہاں اپنے  
رب سے قاب قوسین اودائی پایا۔

بعد ان جاوز السماء  
السابعة رفعت له سدرۃ المنتهى  
ثم جاوزها الی مستوی ثم زج  
به فی النور فخرق سبعین الف  
حجاب من نور مسیرۃ کل  
حجاب خمس مائة عام ثم دول  
له رفرف اخضر خارلقی به  
وصل الی العرش ولم یجاوزه  
فکان من ربہ قاب قوسین  
اودائی۔

**اقول**

شیخ سلیمان نے عرش سے اوپر تجاوز نہ فرمانے کو ترجیح دی اور امام  
ابن حجر مکی وغیرہ کی عبارات ماضیہ و آیت وغیرہ میں فوق العرش و لامکان کی  
تصریح ہے لامکان یقیناً فوق العرش ہے اور حقیقت دونوں قولوں میں  
کچھ اختلاف نہیں عرش تک منتہائے مکان ہے اس سے آگے لامکان ہے اور



جسم نہ ہوگا مگر مکان میں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم  
جسم مبارک سے منتہائے عرش تک تشریف لے گئے اور روح اقدس میں وراء  
الوراء تک ترقی فرمائی جسے ان کا رب جانے جو لے گیا پھر وہ جانے جو تشریف  
لیگئے۔ اسی طرف کلام امام شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اشارہ عنقریب آتا ہے  
کہ ان پاؤں سے سیر کا منتہی عرش ہے۔ تو سیر قدم عرش پر ختم ہوئی نہ اس لئے کہ سیر  
اقدس میں معاذ اللہ کوئی کمی رہی بلکہ اس لئے کہ تمام الماکن کا احاطہ فرمایا اور  
کوئی مکان ہی نہیں جسے کہتے کہ قدم پاک وہاں پہنچا اور سیر قلب النور کی انتہا  
قاب قوسین۔ اگر و سوسہ گزرے کہ عرش سے وراء کیا ہوگا کہ حضور نے اس سے  
تجاوز فرمایا تو امام اجل سیدی علی و فارضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد سنئے جسے  
امام عبدالوہاب شرعانی نے کتاب الیواقیت و الجواہر فی عقائد الابرار میں نقل  
فرمایا کہ فرماتے ہیں۔

لیس الرجل من یقیدہ العرش وما حواہ عن الافلاک والجنة والنار وان الرجل من نفذ بصرہ الی خارج فہذا الوجود کلہ وہناک یعرف قدر عظمتہ موجدہ سبحانہ وتعالیٰ۔	مرد وہ نہیں جسے عرش اور جو کچھ اس کے احاطہ میں ہے افلاک و جنت و نار یہی چیزیں محدود مقید کر لیں مرد وہ ہے جس کی نگاہ اس تمام عالم کے پار گزر جائے اسے وہاں موجد عالم جل جلالہ کی عظمت کی قدر کھلے گی۔
--	---

امام علامہ احمد قسطلانی مواہب لدنیہ و منح محمدیہ اور علامہ محمد زرقانی  
اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔

رومنہا انہ رای اللہ تعالیٰ بعینہ علی اللجج (و کلمہ اللہ تعالیٰ فی الرفیع الاعلیٰ)	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و بارک وسلم کے خصائص سے ہے کہ حضور نے اللہ عز و جل کو اپنی آنکھوں سے
---	--



على سائر الامكنة وقد روى  
ابن عساكر عن انس رضي الله  
تعالى عنه مرفوعا لما اسرى  
لى قريبي ربي حتى كان بيني و  
بين قلوب قوسين او ادنى

بیداری میں دیکھا یہی مذہب راجح ہے  
اور اللہ عزوجل نے حضور سے اس بلند  
و بالا مقام میں کلام فرمایا جو تمام امکان  
سے اعلیٰ تھا اور بیشک ابن عساكر نے  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا شب اسراجھے  
میرے رب نے اتنا نزدیک کیا کہ مجھ  
میں اور اس میں دو کمانوں بلکہ اس  
سے کم کا فاصلہ رہ گیا۔

اسی میں ہے۔

قد اختلف العلماء في  
الاسراء هل هو اسراء واحد  
او اسراءان مرة بروحه و  
بدنه يقظة ومرة مناما و  
يقظة بروحه وجسده  
من المسجد الحرام الى المسجد  
الاقصى ثم مناما من المسجد  
الاقصى الى العرش فالحق  
اننا اسراء واحد بروحه  
وجسده لا يقظة في القصة  
كلها والى هذا ذهب الجمهور  
من علماء المحدثين والفقهاء

علماء کو اختلاف ہوا کہ معراج ایک  
ہے یا دو۔ ایک بار روح و بدن  
اقدم کے ساتھ بیداری میں اور ایک  
بار خواب میں یا بیداری میں روح  
و بدن مبارک کے ساتھ مسجد الحرام  
سے مسجد اقصیٰ تک پھر خواب میں وہاں  
سے عرش تک اور حق یہ ہے کہ وہ ایک  
ہی اسراء ہے اور سارے قصے مسجد الحرام  
سے عرش اعلیٰ تک بیداری میں روح  
اور بدن اطہر ہی کے ساتھ ہے جمہور  
علماء محدثین و فقہاء متکلمین سب  
کا یہی مذہب ہے۔



والتکلمین۔

اسی میں ہے۔

المعارج عَشْرَةَ (القول) العاشر إلى العرش۔ معراج میں دس ہوئیں  
دسویں عرش تک  
اسی میں ہے۔

وقد ورد في الصحيح

عن انس رضي الله تعالى عنه قال  
عزّی جبرئیل لی سدرۃ المنتهی  
ودنا الجبار رب العزة فقلی  
فکان قاب قوسین او ادنی  
ذلّیة علی ما فی حدیث شریک  
کان فوقی العرش۔

صحیح بخاری شریف میں انس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں میرے ساتھ  
جبرئیل نے سدرۃ المنتهی تک عروج کیا  
اور جبار رب العزة جل جلالہ نے دنو  
و تدلی فرمائی تو فاصلہ دو کمانوں بلکہ  
ان سے کم کا رہا یہ تدلی بالائے عرش تھی  
جیسا کہ حدیث شریک میں ہے۔

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض شرح شفا راہ امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔

حدیث معراج میں وارد ہوا کہ جب  
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم  
سدرۃ المنتهی پہونچے جبرئیل امین علیہ  
الصلاة والتسليم رفر ف حاضر لائے  
وہ حضور کو لے کر عرش تک اڑ گیا۔

ورد في المعراج انه صلى  
الله تعالى عليه وسلم لما بلغ  
سدرۃ المنتهی جاءه بالرفرف  
جبرئیل علیہ الصلاة والسلام  
فتناول فطام به الى العرش۔  
اسی میں ہے۔

صحیح احاد حدیثیں دلالت کرتی ہیں  
کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ  
و بارک وسلم شب اسرار جنت میں تشریف

علیہ یدل صحیح الاحادیث  
الاحاد الدالّة علی دخول صلی  
الله تعالیٰ علیہ وسلم الجنة



ووصولی الی العرش او طرف  
العالم کما سیاتی کل ذالک  
بجسد لا یقظة۔

لے گئے اور عرش تک پہنچے یا عالم  
کے اسی کنارے تک کہ آگے لامکاں ہے  
اور یہ سب بیداری میں مع جسم مبارک تھا۔

حضرت سیدی شیخ اکبر امام محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات مکیہ

شریف باب ۳۱۶ میں فرماتے ہیں۔

اعلم ان رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما کان  
خلقه القرآن وتخلق بالاسماء  
وکان اللہ سبحانہ وتعالیٰ ذکر  
فی کتابہ العزیز انہ تعالیٰ استوی  
علی العرش علی طریق التمدح و  
الثناء علی نفسہ اذ کان العرش  
اعظم الاجسام فجعل لنبیہ  
علیہ الصلاة والسلام من ہذا  
الاستواء نسبة علی طریق التمدح  
والثناء بہ علیہ حیث کان  
اعلیٰ مقام ینتھی الیہ من اسری  
بیہ من الرسل علیہم الصلاة  
والسلام و ذالک یدل علی  
انہ اسری بہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم بجسمہ ولو کان  
الاسراء بہ و یا لما کان  
الاسراء ولا الوصول الی

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ  
وبارک وسلم کا خلق عظیم قرآن تھا اور  
حضور اسماء الہیہ کی خود خصلت رکھتے  
تھے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ قرآن کریم میں  
اپنی صفات مدح سے عرش پر استواء بیان  
فرمایا تو اس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم کو بھی اس  
صفت استواء علی العرش کے پر تو سے  
مدح و منقبت بخشی کہ عرش وہ اعلیٰ مقام  
ہے جس تک رسولوں کا اسر منتہی ہوا اور  
اس سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا اسرار مع  
جسم مبارک تھا کہ اگر خواب ہوتا تو اسرار  
اور اس مقام استواء علی العرش تک  
پہنچنا مدح نہ ہوتا نہ گنوار اس پر الکار  
کرتے۔



هَذَا الْمَقَامُ تَمَدُّجًا وَلَا وَقَعُ

مِنَ الْأَعْرَابِ انْكَارَ عَلَى ذَالِكَ.

امام علامہ عارف باقر سیدی عبدالوہاب شاعرانی قدس سرہ الربانی کتاب الیقوت  
والجواہر میں حضرت موصوف سے ناقل۔

انما قال صلى الله تعالى  
عليه وسلم على سبيل التمدح  
حتى ظهرت لمستوى اشار لما  
قلنا من ان منتهى لسير بالقدم  
المحسوس العرش۔  
نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و  
بارک وسلم کا بطور مدح ارشاد فرمانا  
کہ یہاں تک کہ میں مستوی پر بلند ہوا اسی  
امر کی طرف اشارہ ہے کہ قدم جسم سے سیر  
کا منتہی عرش ہے۔

مدارج النبوة شریف میں ہے فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک و  
سلم پس گسترانیدہ شد برائے من رفرف بمنزکہ غالب بود نور او بر نور آفتاب پس درخشد  
بآں نور بصر من و نہادہ شد من برآں رفرف و برداشتہ شد من تا برسدیم بعرش  
اسی میں ہے۔

آوردہ اند کہ چوں رسید آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم بعرش  
دست زد عرش بد اماں اجلال وے  
جز حضرت پیغمبر ما صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم بالاتر از آں هیچ کس نہ رفتہ و  
آنحضرت بجائے رفت کہ آنجا جانیت ہ  
برداشت از طبیعت امکاں قدم کہ آن  
امرے بعدہ است من المسجد الحرام

تا عرصہ وجوب کہ اقصائے عالم است  
کا نجانہ جاست جہت و نہ نشان نہ نا  
نیز اسی کے باب رؤیۃ اللہ تعالیٰ فصل سوم زیر حدیث قدس سرہ  
ارشاد فرمایا بتحقیق دید آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم پروردگار



خود راجل و علا دو بار یکے چوں نزدیک سدرۃ المنتقی بود، دوم چوں بالائے عرش برآمد۔

مکتوبات حضرت شیخ مجد الف ثانی جلد اول مکتوب ۲۸۳ میں ہے  
آں سرور علیہ الصلاۃ والسلام در آن شب از دائرۃ امکان و زمان بیرون  
جست و از تنگی امکان برآمدہ ازل و ابد را آن واحد یافت و بدایت و نہایت را در  
یک نقطہ متحدہ دید۔

نیز مکتوب ۲۸۲ میں ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم کہ  
محبوب رب العالمین ست و بہترین موجودات اولین و آخرین بدولت معراج بدنی شرف  
شد و از عرش و کرسی در گذشت و از مکان و زمان بالا رفت۔

امام ابن الصلاح کتاب معرفۃ انواع علم الحدیث میں فرماتے  
ہیں۔ قول المصنفین من الفقہاء و غیرہم قال رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کذا وکذا و نحو ذالک کلمہ من قبیل  
المعضل و سماء الخطیب ابو بکر الحافظ مرسل و ذالک علی  
مذہب من یسمی کل ما لا یصل مرسل۔

تلویح وغیرہ میں ہے ان لم یذکر لواء سطرۃ اصلا فمرسل۔  
مسلم الثبوت میں ہے المرسل قول العدل قال علیہ الصلاۃ والسلام  
فواتح الرحموت میں ہے الكل داخل فی المرسل عند اهل الاصول  
انہیں میں ہے المرسل ان کان من الصحابی یقبل مطلقا  
اتفاقا وان من غیرہ فالاکثر و منهم الامام ابو حنیفۃ والامام  
مالک والامام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالوا یقبل مطلقا اذا  
کان المرسل وثقت الخ۔

مرقات شرح مشکوٰۃ میں ہے لا یضر ذالک فی الاستدلال بہ  
ہہنا لان المنقطع یعمل بہ فی الفضائل اجماعا۔



شفائے امام قاضی عیاض میں ہے اخبار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم لقتل علی وانا قسیم النار  
نسیم الریاض میں فرمایا ظاہر ہذا ان ہذا اخبار بہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم لانہم قالوا لورویہ  
احد من المحدثین الا ان ابن الاثیر قال فی النہایت ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال انا قسیم النار قلت ابن الاثیر ثقہ  
وما ذکرہ علی لا یقال من قبیل لری فہو فی حکم المرفوع  
ملخصا

امام ابن الہمام فتح القدیر میں تحریر فرماتے ہیں۔ عدم النقل  
لا ینفی الوجود۔

واللہ تعالیٰ اعلم

بہار شریعت جہیز ایڈیشن (اول تا ششم)

- انا:۔ صدر الشریعہ مولانا محمد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ
- فقہ حنفی کی مشہور و معروف کتاب • جہیز میں دینے کے لئے
  - بے نظیر تحفہ • عقائد، طہارت، نماز، زکوٰۃ، عشر، روزہ
  - اور حج کے جملہ مسائل پر مشتمل • الگ الگ حصے بھی دستیاب ہیں
  - خوبصورت طباعت • دلکش و دیدہ زیب جلد

# مناجات بدرگاہ رب العالمین

اے اہلسنت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو  
یا الہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو  
یا الہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات  
یا الہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر  
یا الہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے  
یا الہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر  
یا الہی گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن  
یا الہی نامہ اعمال جب کھلنے لگیں !  
یا الہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں  
یا الہی جب حسابِ خندہ بے جا رلائے  
یا الہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں  
یا الہی جب چلوں تار یک راہِ پلِ صراط  
یا الہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے  
یا الہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں

جب پڑے مشکل شہِ مشکل گشتا کا ساتھ ہو  
شادی دیدارِ حسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو  
اُنکے پیارے منہ کی صبح جاں فزا کا ساتھ ہو  
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو  
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو  
سیدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو  
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو  
عیب پوشِ خلق، ستارِ خطا کا ساتھ ہو  
اُن تبسم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو  
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجے کا ساتھ ہو  
اُنکی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو  
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو  
رَبِّ سَلَمِ کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو  
قدسیوں کے لب پہ آئیں بُنا کا ساتھ ہو

یا الہی جب رضا خواہِ گراں سے سر اٹھائے

دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو !



# ہماری مطبوعات

**الدولة المكيّة** عنوان: "علم غیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت" اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کی وہ جلیل القدر تالیف جس نے منکرینِ علمِ غیب رسالتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبہوت کر کے کہیں کا نہ چھوڑا۔ اس کو اعلیٰ حضرت نے مکہ مکرمہ میں وہابیہ کے علم غیب نبوی پر اعتراضات کے بارے میں ایک مفتی کے جواب میں دو نشستوں کے اندر کُل آٹھ گھنٹے میں تالیف کر کے شریف مکہ کی خدمت میں پیش کیا تھا اور علمائے حجاز و مدرسینِ جرمِ شریف کے سامنے یہ کتاب پڑھ کر سنائی گئی تھی جس کے نتیجے میں علمائے حجاز اور شریف مکہ پر وہابیہ کے دہل و فریب و جہل کا پردہ چاک ہو گیا اور انہیں سخت ندامت اٹھا کر حجاز سے لوٹنا پڑا۔ اعلیٰ حضرت نے اس کتاب میں حضور سرکارِ کتاب عالمِ ماکان و مایکون صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب ماکان و مایکون کو معقولی و منقولی دونوں دلائل اور آجملہ علمائے اہلسنت کے اقلام و رسائل کے حوالوں سے اس طرح ثابت کیا ہے کہ یہ کتاب علم و تحقیق کا نہ صرف تخلیق شامکار بن کر سامنے آئی ہے بلکہ ایمان و یقین کے ایک روح پرور صحیفہ کی شکل اختیار کر گئی۔ کتاب دوبارہ طبع ہو کر نایاب ہو چکی تھی۔ اب مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ نے قبری بار مزید نظر ثانی کر کے عمدہ طباعت و کاغذ سے آراستہ کیا ہے۔

**جماعت اسلامی کا "شیش محل"** مرتبہ: علامہ مشتاق احمد نظامی ایڈیٹر "پاسبان" الہ آباد (بھارت) مودودی کی آمرانہ ذہنیت، مطلق العنان الشاپردازی، علمائے ملت پر بے محابہ تنقید، اپنی محدثیت اور مہدویت کا درپردہ اعلان، سلفِ صالحین سے اظہارِ بیزاری، تیرہ سو سالہ اسلام پر قدامت کا الزام، مدارس و خانقاہوں پر تبرا، علماء و مشائخ کا استہزا، کوششِ نیازی کے خط اور استغفار کا سرسری جائزہ، برطرف سے نظریں بٹا کر اپنی شخصیت کو ہمہ گیر مرکزِ توجہ بنانے کے نئے نئے ہیر پھیر جاننے کے لئے آج اپنے قریبی ہلکے اٹال سے خرید فرمائیے۔

**تبلیغی جماعت :** (علامہ) ارشد القادری

باہتمام قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی

خطیبِ نیومین مسجد کراچی

ناشر: مکتبہ رضویہ فیروز شاہ اسٹیٹ آرام باغ روڈ - کراچی

فون: ۲۱۷۸۸۹



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



ہمارے دیگر مطبوعات



کی امتیازی خصوصیات :

- صاف ستھری اور جدید کتابت
- ہر صفحہ آیت پر ختم
- تمام حروف واضح اور کشادہ
- حافظ قرآن کیلئے بے مثال تحفہ
- ناظرہ پڑھنے والوں کے لئے جیسے آسان
- عمدہ طباعت
- خوبصورت جلد
- آفسٹ اور نیوز پیپر پر پیراہرہ سیٹ بھی دستیاب ہیں

## مجموعہ وظائف

مع اٹھارہ سورۃ قرآن و دعائے حج و عمرہ و زیارت مدینہ منورہ

- |  |                                     |
|--|-------------------------------------|
| ○ قرآن مجید مترجم اعلیٰ حضرت بریلوی                      | ○ سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم    |
| ○ قرآن مجید کنز الایمان کا انگریزی ترجمہ                 | ○ الدولۃ المکیہ                     |
| ○ دوازده سورۃ مرتبہ قاری رفیع المصطفیٰ اعظمی             | ○ زلزلہ                             |
| ○ فتاویٰ رضویہ اول تا یازدہم                             | ○ تبلیغی جماعت                      |
| ○ فتاویٰ امجدیہ اول                                      | ○ جماعت اسلامی                      |
| ○ بہار شریعت ۱ تا ۶ جہیز ایڈیشن                          | ○ جماعت اسلامی کاشیش محل            |
| ○ جہیز عقائد طہارت نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کے مسائل ہیں | ○ زیر وزبر                          |
| ○ بہار شریعت ۱۸ تا ۲۰                                    | ○ مدنی قاعدہ حصہ اول و دوم          |
|  | ○ دائمی نقشہ اوقات نماز سحر و افطار |

دارالعلوم امجدیہ

شعبہ نشر و اشاعت : مکتبہ رضویہ گلاری کھاتہ آرام باغ کراچی نمبر فون ۲۱۶۳۶۳ - ۲۱۴۸۸۹

ہمارے دیگر مطبوعات



کی امتیازی خصوصیات :

- صاف ستھری اور جدید کتابت
- ہر صفحہ آیت پر ختم
- تمام حروف واضح اور کشادہ
- حافظ قرآن کیلئے بے مثال تحفہ
- ناظرہ پڑھنے والوں کے لئے جسد آسان
- عمدہ طباعت
- خوبصورت جلد
- آفسٹ اور نیوز پیپر پر پارہ سیٹ بھی دستیاب ہیں

## مجموعہ وظائف

مع اٹھارہ سورۃ قرآن و دعائے حج و عمرہ و زیارت مدینہ منورہ

- |  |                                     |
|--|-------------------------------------|
| ○ قرآن مجید مترجم اعلیٰ حضرت بریلوی                      | ○ سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم    |
| ○ قرآن مجید کنز الایمان کا انگریزی ترجمہ                 | ○ الدولۃ المکیہ                     |
| ○ دوازده سورۃ مرتبہ قاری رفیع المصطفیٰ اعظمی             | ○ زلزلہ                             |
| ○ فتاویٰ رضویہ اول تا یازدہم                             | ○ تبلیغی جماعت                      |
| ○ فتاویٰ امجدیہ اول                                      | ○ جماعت اسلامی                      |
| ○ بہار شریعت ۱ تا ۶ جہیز ایڈیشن                          | ○ جماعت اسلامی کاشیش محل            |
| ○ جہیز عقائد طہارت نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کے مسائل ہیں | ○ زیر وزبر                          |
| ○ بہار شریعت ۱۸ تا ۲۰                                    | ○ مدنی قاعدہ حصہ اول و دوم          |
|  | ○ دائمی نقشہ اوقات نماز سحر و افطار |

دارالعلوم امجدیہ

شعبہ نشر و اشاعت : مکتبہ رضویہ گلاری کھاتہ آرام باغ کراچی نمبر فون ۲۱۶۳۶۲ - ۲۱۴۸۸۹